مولای صل وسلم دائما ابدا ۔ درسِ حدیث ۔ علی حبیبک خیر الخلق کلھم

حضرتِ اقدس پیرو مرشد مولانا سید حامد میاں صاحبؒ کے مجلسِ ذکر کے بعد درسِ حدیث کا سلسلہ وار بیان ''خانقاہِ حامدیہ چشتیہ'' رائیونڈ روڈ لاہور کے زیرِ انتظام ماہنامہ ''انوارِ مدینہ'' کے ذریعہ ہر ماہ حضرت اقدسؒ کے مریدین اور عام مسلمانوں تک باقاعدہ پہنچایا جاتا ہے۔
اللہ تعالیٰ حضرت اقدسؒ کے اِس فیض کو تاقیامت جاری و مقبول فرمائے۔ (آمین)

''شبِ قدر'' دُعاؤں اَور ''شبِ براءت'' اِستغفار کے اعتبار سے اہم ہے

شبِ قدر کی ساعت میں کیا دُعا مانگنی چاہیے؟

اِس ساعت میں جو مانگے گا ویسا ہی ہو جائے گا

﴿ تخریج و تزئین : مولانا سیّد محمود میاں صاحب ﴾

(کیسٹ نمبر 58 سائیڈ B 1986 - 05 - 16)

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی خَیْرِ خَلْقِہٖ سَیِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ اَجْمَعِیْنَ اَمَّابَعْدُ !

یہ رمضان المبارک کا مہینہ اللہ تعالیٰ کی رحمتوں اَور برکتوں کا مہینہ ہے اَور یہی مہینہ ہے جس میں جنابِ رسول اللہ ﷺ کے زمانہ میں شبِ قدر ہوئی تھی وہ ستائیسویں شب تھی جو رسول اللہ ﷺ کے زمانہ میں ہوئی اَب آپ کے بعد صوفیائے کرام کا قول تو یہی ہے کہ سال بھر میں کوئی سی بھی رات ہو سکتی ہے اللہ تعالیٰ نے اِس کو مخفی ہی رکھا ہے اُس کی حکمت کا تقاضا یہی تھا کہ اِسے مخفی رکھا جائے اَور اِس میں ایک ایسا وقت آتا ہے کہ اُس وقت جو دُعاء کرلی جائے وہ قبول ہو جاتی ہے۔ یہ رات جو ہے یہ دُعاء کی قبولیت کے لحاظ سے بہت فضیلت رکھتی ہے بڑی تاثیرات ہیں اِس میں۔

اَور ایک ہے وہ جو چودہ اَور پندرہ شعبان کی درمیانی رات ہے اُس کا اِستغفار کے لحاظ سے بڑا درجہ ہے اُس میں جو اِستغفار کرے گا اُس کے لیے استغفار کی قبولیت کی بشارت آئی ہے، کوئی خدا سے معافی چاہے

اپنے گناہوں کی بخشش چاہے تو اُس کے لیے اُس میں بہت بڑی بشارت ہے کہ قبول ہوتی ہے، اُس میں یہ بھی تعلیم دی گئی کہ قبرستان بھی جائیں وہاں اہلِ قبرستان کے لیے بھی مغفرت کی دُعاء کریں تو وہ رات تو کہلاتی ہے بَـرَاءَ ۃٌ کی رات، ''بَـرَاءَ ۃٌ'' یعنی گناہوں سے معافی اَور بَری کر دینا تو وہ شَـبِّ بَـرَاءَ ۃٌ ہوئی۔ اُردو میں بھی براءت بولتے ہیں لکھتے ہیں اِس کو۔

جو مانگے گا بعینہٖ وہی قبول ہوگا :

اَور دُوسری یہ ہے رات یہ جو ہے یہ قبولیت کے لحاظ سے ہے کہ جو دُعاء کی جائے قبول ہو جائے گی اچھی کریں اچھی، بُری کریں بُری، صرف دُنیا کے متعلق کریں تو وہ، آخرت کے متعلق کریں تو وہ، جو کلمات زبان سے نکل جاتے ہیں بعینہٖ وہی پورے ہو جاتے ہیں بعض دفعہ۔ اَور ایسی چیز ایسی ساعت ایسا وقت اللہ تعالیٰ کی حکمت کا تقاضا یہ ہے کہ اِسے مخفی رکھا جائے لہٰذا اِسے مخفی رکھا گیا۔

قبولیت کی ساعت کسی کسی کو اَور رات کی فضیلت ہر کسی کو مل سکتی ہے :

اَور جس رات میں یہ ساعت آتی ہے اُس رات کی فضیلت بتادی وہ ہر عبادت کرنے والے کو حاصل ہو سکتی ہے۔ ایک تو ہے اُس رات میں وہ گھڑی وہ وقت بعینہٖ نصیب ہو جائے کہ جس میں دُعاء کی جاتی ہے اَور وہ قبول ہوتی ہے رَد نہیں ہوتی بلفظہٖ پوری ہو جاتی ہے جو زبان سے نکلے ہوں الفاظ وہی پورے ہو جاتے ہیں۔ اَور ایک ہے وہ ساری رات شام سے لے کر صبح تک اُس کی فضیلت، وہ فضیلت حاصل سب کو ہو سکتی ہے جو بھی آدمی سال بھر جاگ لے رات کو عبادت کرلے تہجد پڑھ لے یا جو عشاء اَور فجر پڑھ لے جماعت کے ساتھ تو اللہ تعالیٰ کے یہاں لکھ دیا جاتا ہے کہ جیسے وہ جاگتا ہی رہا ہے اَور نماز ہی پڑھتا رہا ہے، رات بھر کی عبادت لکھ دی جاتی ہے یہ اللہ کی طرف سے فضل اَور احسان ہے کہ وہ لکھ دیں وہ عنایت فرمادیں جو نہ کیا ہو بندہ نے وہ بھی حساب میں لگا دیا جائے اُس کے۔ تو یہ عطا ہے اُس کی اَور عطا کو کوئی روک ہی نہیں سکتا۔ آپ کسی کو کچھ دینا چاہتے ہیں تو کوئی سمجھائے گا ہی آپ کو کہ نہ دیں روک تو نہیں سکتا، اگر آپ کی وہ چیز ہے اَور آپ کو اختیار ہے تو کسی نہ کسی طرح دے ہی دیں گے آپ۔ تو اِسی طرح اللہ تعالیٰ کسی کو دینا چاہتے ہیں تو کون روک سکتا ہے؟

تو اُس نے کچھ چیزیں ایسی رکھی ہیں جو عام کردیں تو جو آدمی بھی کم اَز کم یہ کہ جماعت سے پڑھ لے نمازِ عشاء اَور فجر تو اُس کو اللہ تعالیٰ کے یہاں رات کی عبادت کرنے والوں میں لکھ دیا جاتا ہے کیونکہ جو سُنّت

طریقہ ہے وہ تو یہی ہے کہ جو عشاء کی نماز پڑھ کر سو جائے گا اور صبح کی اُٹھ کر پڑھ لے گا تو اُس نے درمیان میں گناہوں والی زندگی گزاری بھی نہیں سوہی رہا ہے تو اُس کو وہ لکھ دیا جائے گا۔

اور دُوسری صورت یہ ہے کہ وہ عبادت کر بھی لیتا ہے سَچ مُچ تو یہ بھی شکل ایک ہے مگر لوگوں میں یہ اُس سے کم ہے۔ تو جو بھی کرلے گا عبادت تو اُس کو وہ ثواب تو مل جائے گا۔ قرآن میں آیا ہے لَيْلَةُ الْقَدْرِ خَيْرٌ مِّنْ اَلْفِ شَهْرٍ ایک ہزار مہینوں سے زیادہ بہتر ہے اِس میں عبادت جو کرلے گا وہ ایک ہزار مہینوں سے زیادہ کرلی عبادت۔ تو ایک ہزار مہینوں کے تو بہت سے سال بن جاتے ہیں ستّر اَسّی سال بن جاتے ہیں تو گویا اِتنا بڑا درجہ یہ عبادت کے لحاظ سے خدا کا قرب حاصل کرنے کے لحاظ سے ہوا۔

سب سے بڑا خوش قسمت :

اور ایک وہ چیز ہے جو خاص ہوتی ہے کہ اُس کو وہ ساعت بھی اللہ تعالیٰ بتلا دیں دکھلا دیں اور اُس کو توفیق ہو جائے کہ وہ اُس میں دُعاء کرلے، خدا سے اُس کی رضا چاہ لے اُس کا فضل چاہ لے یہی صحابۂ کرامؓ کی توصیف آئی ہے تَرٰىهُمْ رُكَّعًا سُجَّدًا يَّبْتَغُوْنَ فَضْلًا مِّنَ اللّٰهِ وَرِضْوَانًا اللہ سے اُس کا فضل اور اُس کی رضا چاہتے ہیں تو اِس سے بڑا انعام کوئی ہے ہی نہیں کہ اللہ تعالیٰ اپنی خوشنودی سے نواز دیں اُس بندہ کو اور یہی جگہ جگہ ذکر ہو رہا ہے لَقَدْ رَضِيَ اللّٰهُ عَنِ الْمُؤْمِنِيْنَ اور رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ وَرَضُوْا عَنْهُ، وَرِضْوَانٌ مِّنَ اللّٰهِ اَكْبَرُ کہیں کوئی جملہ کہیں کوئی جملہ کہیں کوئی کلمہ کہیں کوئی کلمہ تو صحابۂ کرامؓ کی اصلی حالت اور قلبی کیفیت جو تھی وہ یہ ہوگئی اُن کے دل کی کہ وہ چاہتے ہی یہ تھے کہ اللہ تعالیٰ راضی ہو اور اپنا فضل ہمارے ساتھ شامل رکھے متوجہ رکھے ہمیں اپنے فضل سے نوازتا رہے يَبْتَغُوْنَ فَضْلًا مِّنَ اللّٰهِ وَرِضْوَانًا یہ اُن حضرات کی سَچ مُچ حالت ہوگئی تھی دل کی کیفیت ہی یہ ہوگئی۔ تو اگر کسی کو توفیق ہو جاتی ہے اور وہ اُس وقت یہ دُعاء بھی کرلیتا ہے تو وہ سب سے بڑا خوش قسمت ہے۔

کس کی دُعا زیادہ اچھی تھی؟ :

ایک صاحب تھے ترکی کے شیخ الاسلام کے بارے میں وہاں ہوا کرتے تھے مختلف دَور میں مختلف علماء

گزرے ہیں ''شیخ الاسلام'' کہلاتے تھے۔ ایک شیخ الاسلام وہ بھی ہیں جن کی لائبریری وہاں سے مدینہ طیبہ میں منتقل ہوگئی وہ کہلاتی ہے ''مكتبة شيخ الاسلام '' اور اَب تک تو جگہ اُس کو بڑی عجیب ملی ہوئی تھی سڑک

کے اِس طرف رَوضہَ اَطہر ہے مسجدِ نبوی ﷺ میں اَور سڑک کے اُس طرف وہ ہے گنبد بنا ہوا ہے نظر آتا ہے وہ جو گنبد اُدھر نظر آتا ہے وہ مکتبہَ شیخ الاسلام کا ہی ہے، وہ ترکی کے تھے اللہ جانتا ہے اُن کا ہے یا کسی اَور کا ہے بہر حال بڑے عالم کا واقعہ ہے وہ فرماتے تھے کہ کہیں جارہے تھے، ایک آدمی اُن کے ساتھ تھا اَور ایک وہ خود تھے تو اِن دونوں کو کسی شب یہ اِحساس ہوا کہ جیسے اِس وقت یہ شبِ قدر کی وہ ساعت ہے تو دُعاء کرلی جائے۔ایک نے تو دُعاء یہ کی کہ ایمان پر خاتمہ نصیب ہو، اِنہوں نے یہ دُعاء مانگی کہ اللہ تعالیٰ مجھے علم دے اَور شہرت دے میرے علم کو اِتنی کہ میں سب سے بڑا عالم کہلاؤں یا ہوجاؤں جو بھی کلمات تھے۔اِنہوں نے علم کی دُعاء کی اَور علم کی شہرت کی دُعاء کی اگرچہ اِس میں کوئی شک نہیں ہے کہ علم بھی بڑی چیز ہے علمِ دین خاص طور پر، یہ اللہ تعالیٰ کی ایک عنایت ہے بڑی خصوصی۔

تو شہرت کا مطلب یہ ہے کہ لوگوں کو فائدہ پہنچے تو چیز تو کوئی غلط اُنہوں نے ایسی نہیں مانگی وہ کہتے ہیں کہ اُس کا انتقال تو میرے سامنے ہوا اَور ایمان پر ہوا ٹھیک طرح سے جیسے اُس نے دُعاء کی تھی ویسے ہی ہوا۔ اَور اپنے بارے میں کہتے تھے کہ میں اِتنا مشہور ہوچکا ہوں کہ میں ہی پہچانا جاتا ہوں اِس نام سے یا اِس عُرف سے پوری مملکت میں لیکن کہتے ہیں کہ دُعاء مجھ سے بہتر اُس آدمی کی تھی جو میرے ساتھ تھا کہ اُس کا خاتمہ ایمان پر ہوا ہے۔اپنے بارے میں کہتے تھے کہ مجھے کیا پتا اپنے بارے میں کیونکہ جو دُعاء کی تھی اُس کا تعلق اِس سے تھا کہ علم زیادہ ہو چرچا زیادہ ہو شہرت زیادہ ہو وہ حاصل ہوگئی اُس کا تعلق آخرت سے بھی ہے یا نہیں اِس کا کوئی پتا نہیں تو مجھ سے اچھی دُعاء اُس کی تھی جسے کوئی جانتا بھی نہیں لیکن خاتمہ ایمان پر ہوا۔

تو ایسی بھی اِس میں ساعت آتی ہے یہ بیشتر رمضان میں ہی ہوتا ہے ایسے اَور اگر یہ نہ بھی ہو تو بھی ہر رات ایک وقت ایسا گزرتا ضرور ہے۔تو اللہ تعالیٰ ہم سب کو ایسی مبارک ساعتیں بھی نصیب فرمائے اَور اُس میں اُن دُعاؤں کی توفیق عطاء فرمائے کہ جن سے اُس کی رضا اَور اُس کی خوشنودی اَور اُس کا قرب حاصل ہوتا ہو۔ ہم سب کو اَور ہمارے گزرنے والے اَحباب اَور رشتہ داروں اَور اَساتذہ اَور مشائخ سب کو اللہ تعالیٰ اپنی رضا اَور رحمتیں نصیب فرمائے، آمین۔ اختتامی دُعاء ....